© rasailojaraid.com



# چیچنیا میں جنگ کے بادل پھر منڈلا رہے ہیں

ادارہ

معروف فیلڈ کمانڈر شامل بسائیف کی چیچن وزیراعظم کی حیثیت سے نامزدگی کے بعد روس اور چیچنیا کے درمیان تعلقات ایک بار پھر کشیدہ ہوگئے ہیں۔ جنوری ۱۹۹۸ء میں چیچن صدر مسخادوف نے شامل بسائیف کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دی۔ اسلان مسخادوف کے اس اقدام سے روسیوں کے ماتھے پر شکنیں پڑگئی ہیں۔ جون ۱۹۹۵ء میں روسی شہر بدونوسک میں روسیوں کو یرغمال بنانے کی کارروائی کی قیادت شامل بسائیف نے کی تھی۔ اس کارروائی کے دوران روسی افواج کی فائرنگ سے ڈیڑھ سو کے قریب شہری ہلاک ہوگئے تھے۔ اس کے بعد شامل بسائیف روسیوں کے لیے نفرت کی علامت بن گئے تھے۔ اس تناظر میں ان کے چیچن وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہونے سے روسیوں کو سبکی کا احساس ہونے لگا ہے۔ چیچن امور کے ایک ماہر ڈینس ڈراگنسکی کہتے ہیں: ”روس اور چیچنیا کے مابین تعلقات خراب سے خراب تر ہورہے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ آنے والے دنوں میں یہ تعلقات مزید خراب ہونگے“

گزشتہ سال کے اواخر میں روسی فوجی ٹھکانوں پر حملوں کی ذمہ داری چیچن عسکریت پسندوں پر ڈالتے ہوئے روسی وزیرداخلہ اناطولی کولیکوف نے سال ۱۹۹۸ء کے آغاز میں چیچن سرحدوں پر فوجی دستوں کو تعینات کیا' اور عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر بمباری کرنے کی دھمکی دی۔ چیچن حکومت نے روسی وزیرداخلہ کے اس اقدام کے پیش نظر کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے عسکریت پسندوں کو چوکس رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ کیا یہ واقعات روس اور چیچنیا کے درمیان ایک بار پھر براہ راست جنگ پر منتج ہونگے؟ اکثر تجزیہ نگاروں کا جواب نفی میں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روس - چیچنیا تعلقات میں حالیہ کشیدگی کے باوجود روس جنگ سے احتراز کرے گا کیونکہ پہلے ہی جمہوریہ میں روسی فوجوں کی ذلت آمیز شکست کے بعد روسی ساکھ بری طرح متاثر ہو چکی ہے۔ یہ تجزیہ نگار مزید کہتے ہیں کہ جن روسی فوجی دستوں کو چیچن سرحدوں پر تعینات کیا گیا ہے ان کے پاس چیچن عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے مطلوبہ میزائل ہیں اور نہ ہی افرادی قوت ہے۔ چیچن سرحدوں پر روسی دستوں کی تعیناتی کے بارے میں ”ادارہ



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برائے قومی سلامتی اور دفاعی تحقیق" میں چیچن امور کے ایک ماہر سرجئی کازنوف کہتے ہیں: "روس کو بیک وقت خوشامد اور ڈنڈے کی پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔" آگے چل کر وہ مزید کہتے ہیں: "تاہم روس کے لیے ڈنڈے کی پالیسی اختیار کرنے کا یہ مناسب وقت نہیں ہے۔"

بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ شامل بسائیف کے وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہونے سے چیچنیا کے اعتدال پسند صدر اسلان مسخادوف کے اختیارات میں کسی حد تک کمی واقع ہوگی' تاہم جنگ سے تباہ حال جمہوریہ میں استحکام کے امکانات زیادہ روشن نظر آنے لگے ہیں' کیونکہ مسخادوف کے برعکس بے لگام فیلڈ کمانڈروں پر شامل بسائیف کی گرفت زیادہ مضبوط ہے۔ شامل بسائیف روس کے ساتھ مذاکرات کے سرے سے مخالف نہیں ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ چیچنیا کے بارے میں ماسکو کی تذبذب پر مبنی پالیسی کی وجہ سے کسی حد تک وہ بھی شش و پنج کا شکار ضرور ہیں۔

روسی وزیر داخلہ کی طرف سے چیچنیا پر بمباری کی دھمکی کے ساتھ ساتھ روس کے چیف پراسیکیوٹر گزشتہ کچھ عرصہ سے بسائیف کی گرفتاری کا مطالبہ بھی کرتے رہے ہیں۔ صدر بورس یلسن نے وزیرداخلہ کے دھمکی آمیز رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ وزیرداخلہ کے سخت موقف کی حمایت کرتے ہیں تاہم ان کے بیانات میں کسی حد تک اعتدال کا عنصر ہونا چاہیے۔ کئی ہفتوں تک چھٹی گزار کر کام پر واپس آنے کے بعد صدر یلسن کا چیچنیا کے مسئلے پر یہ پہلا بیان تھا۔

۲۱ ماہ تک روس اور چیچنیا کے درمیان جاری رہنے والی جنگ کا خاتمہ ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء کو ہوا۔ مستقبل میں روس اور چیچنیا کے تعلقات کی نوعیت کے بارے میں حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے۔ دونوں حکومتوں کے مابین مذاکرات میں تعطل اور روسی وزیرداخلہ کی طرف سے چیچن عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کی دھمکی کے بعد مذکورہ معاہدہ قائم رہ سکے گا؟ اس بارے میں کوئی حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے مگر یہ بات طے ہے کہ ۶ اگست ۱۹۹۶ء کو چیچن عسکریت پسندوں کے ہاتھوں روسی فوج کی ذلت آمیز شکست کے بعد روس چیچنیا پر فوجی چڑھائی کرنے کی حماقت دوبارہ نہیں کرے گا۔ جہاں تک چیچن سرحدوں پر روسی افواج کی تعیناتی اور دھمکیوں کا تعلق ہے تو ایسا شاید روس چیچنیا پر دباؤ رکھنے کے لیے کررہا ہے۔ روس جمہوریہ چیچنیا سے فوری طور پر اس لیے دستبردار نہیں ہونا چاہتا کہ باکو سے بحیرہ اسود تک تعمیر کردہ روسی تیل پائپ لائن چیچنیا سے گزرتی ہے جو روس کے لیے زرمبادلہ کا اہم ذریعہ ہے۔



© rasailojaraid.com